سوال

نماز میں نگاہ اوپر اٹھانا

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

کیا فرماتے ہیں علمائے کرام کہ زید نے نماز میں جان بوجھ کر نگاہ اٹھائی، اور اوپر کی طرف دیکھنے لگا، احادیث میں دوران نماز اوپر دیکھنے سے سخت منع آیا ہے تو کیا زید کی نماز اس ممنوع کام کے ارتکاب سے فاسد ہوگئی ہے یا نہیں۔؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

نماز میں نگاہ اوپر اٹھانا ایک مکروہ اور ناپسندیدہ عمل ہے، اس سے نماز کی یکسوئی میں تو فرق آجاتا ہے، مگر نماز باطل نہیں ہوتی ہے۔ نبی کریم نے فرمایا:

«مَا بَالُ أَقْوَامٍ يَرْفَعُونَ أَبْصَارَهُمْ إِلَى السَّمَاءِ فِي صَلاَتِهِمْ»، فَاشْتَدَّ قَوْلُهُ فِي ذَلِكَ، حَتَّى قَالَ: «لَيَنْتَهُنَّ عَنْ ذَلِكَ أَوْ لَتُخْطَفَنَّ أَبْصَارُهُمْ» (بخاری:750)

لوگوں کا کیا معاملہ ہے کہ وہ نماز میں اپنی آنکھوں کو آسمان کی طرف اٹھا لیتے ہیں، (پھر سختی کرتے ہوئے فرمایا) یہ لوگ اس عمل سے ضرور باز آجائیں ورنہ ان کی آنکھیں اچک لی جائیں گی۔

اس حدیث مبارکہ کی شرح میں حافظ ابن حجر لکھتے ہیں۔

قال ابن بطال: أجمعوا على كراهية رفع البصر في الصلاة (فتح الباری:2/233)

ابن بطال فرماتے ہیں کہ نماز میں نظر اٹھانے کی کراہت پر سب کا اجماع ہے۔

ھذا ما عندی واللہ أعلم بالصواب

فتویٰ کمیٹی

محدث فتویٰ